



السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

میری ایک بہن شادی شدہ ہے لیکن ابھی تک اس کے ساتھ دخول نہیں کیا۔ حالات درست تھے لیکن اچانک میری بہن نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ وہ ملپٹے خاوند کے ساتھ زندگی نہیں گزار سکتی اس لیے کہ اب وہ اس سے محبت نہیں کرتی وہ دونوں ابھی تک لکھے ایک گھر میں میاں یوہی کی طرح نہیں رہے۔ جب اس کے خاوند نے یہ بات سنی کہ (اس کی یوہی اس سے طلاق چاہتی ہے) تو وہ انتحام سے طلاق میں سے انکار کر رہا ہے میری بہن مصر ہے کہ وہ اس کے ساتھ زندگی نہیں گزار سکتی اور خاوند مصر ہے کہ وہ طلاق نہیں دے گا۔

ہم نے بہن کو کہا ہے کہ تم اس سے کسی شرعی عذر کے بغیر طلاق نہیں لے سکتی لیکن اس کا کہنا ہے کہ اس کا خاوند بہت جلد غصہ میں آئے والا اور راز افشاں کرنے والا ہے آپ کو یہ علم ہونا چاہیے کہ ابھی تک وہ ایک گھر میں لکھے نہیں رہے اور اس کا خاوند بھی یہ اعتراف کرتا ہے کہ وہ اپنی اصلاح کر لے گا تواب آپ بتائیں کہ اس مسئلہ کا شرعی حل کیا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحیح السؤال

وَعَلَيْكُمُ الْسَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ!
الحمد لله، والصلوة تو السلام على رسول الله، أما بعد!

اگر خاوند یوہی کے شرعی حقوق کی ادائیگی کرتا ہے تو یوہی کا خاوند سے طلاق کا مطالبہ حرام ہے اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

"جو کوئی عورت بغیر کسی سبب کے لپٹنے شوہر سے طلاق کا مطالبہ کرتی ہے اس پر جنت کی خوبی بھی حرام ہے (یعنی وہ جنت کی خوبی نہیں پائے گی)۔" (صحیح ارواء الغیل 2706 - المودودی 2226 - کتاب الطلاق باب فی الحلق ترمذی 1187 - کتاب الطلاق واللعان - باب ماجاء فی الشکایات ابن ماجہ 2055 - کتاب الطلاق باب کراہیہ الحلق لمرأة احمد 2777 - دارمي 162 / ابن الموارد 748 - ابن حبان 4184 - یقینی 7/316)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان "بغیر کسی سبب کے" کا معنی یہ ہے کہ کسی انسانی سختی اور تکفیف کے بغیر طلاق نکالے جائے۔ مگر جب یوہی مجبور ہو جائے اور خاوند اس کے حقوق کی ادائیگی میں کوئی مدد یا اس کا اخلاق صلح نہ ہویا اس کے علاوہ کوئی اور سبب ہو تو یوہی طلاق طلب کر سکتی ہے اسے چاہیے کہ اپنا معاملہ قاضی کے پاس لے جائے اور اس کے سامنے ساری وضاحت کرے اور قاضی یا تو خاوند سے حقوق کی ادائیگی کروائے یا پھر اسے طلاق دینے کا کہکشان۔ اور اگر خاوند میں اخلاقی قیصر کا اختلاف ہو تو فوری طور پر طلاق کا مطالبہ نہیں کرنا چاہیے بلکہ یوہی کو چاہیے کہ اسے محبت بھرے اندمازیں نصیحت کرے اور اس کے برے اخلاق کو اخلاق حسن کے ساتھ بھئنے میں اس کا تعاون کرے۔

پھر یہاں تو خاوند خود اعتراف کر رہا ہے کہ وہ غلط ہے اور وہ اپنی اصلاح کا وعدہ بھی کر رہا ہے جو خاوند کی جانب سے امباری قدم ہے لہذا عورت کو اس سلسلے میں لپٹنے خاوند کا خیر پر معاون ہونا چاہیے اور اگر بھر عورت لپٹنے خاوند کے جلد غصہ میں آئے یا پھر آپس کی باتوں کو دوسروں کے سامنے بیان کرنے یا اس طرح کی کسی اور غلطی کی وجہ سے طلاق کا مطالبہ شروع کر دے تو پھر کوئی بھی علیحدگی سے نہیں کسے نہیں اور ان کی اولاد بھی ٹھوکریں کھاتی پھرے۔ (شیخ محمد المنجد)

حدهما عندی و اللہ علیہ بالاصواب

فتاویٰ نکاح و طلاق

ص 433

محمد فتویٰ